اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ۔۔۔
ششماہی ۔ ۔۔۔
سہ ماہی ۔ ۔۔۔
بیرون ہند سالانہ ۔۔۔

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | مورخہ ۴ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۶ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۷۹

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق دیدہ دانستہ کجروی

اپنے دل میں خوفِ خدا نہ رکھنے والے اور اپنی بات کی پیچ میں ناجائز سے ناجائز فعل کا ارتکاب کر لینے والے لوگوں کا سلسلۂ عالیۂ احمدیہ کے متعلق یہ طریق تو عام ہے ہی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے۔ یا آپ کی تحریروں میں کاٹ چھانٹ کر کے۔ اور آپ کے منشاء کے خلاف مفہوم لے کر زبانِ طعن دراز کرتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ طریق دیانت اور امانت کے صریح خلاف اور نہایت افسوسناک ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر افسوسناک طریق ان لوگوں کا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاف الفاظ اپنے سامنے رکھتے ہوئے۔ اور ان کے صریح مفہوم سے انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہ پاتے ہوئے بھی حسنِ ظنی سے کام نہیں لیتے۔ بلکہ محض اپنے قیاس اور وہم کی بنا پر کجرفتار استہ اختیار کر لیتے ہیں:۔

اس قسم کی ایک تازہ مثال "پیسہ اخبار" (۳۱۔ مارچ) نے پیش کی ہے۔ اس نے "مرزا جی کا مذہب" کے عنوان سے ایک مختصر سا مضمون لکھتے ہوئے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عربی عبارت کا صحیح اور مکمل ترجمہ پیش کیا ہے۔ جو ایک قابلِ تعریف امر ہے۔ وہاں اس پر نکتہ چینی ایسے رنگ میں کی ہے جو احقاقِ حق کی شان سے بعید ہے:۔

معاصر موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے جو سطور پیش کی ہیں وہ یہ ہیں:۔

"ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر اور افضل اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور تمام انسانوں سے جو گزر چکے ہیں۔ یا آئندہ قیامت تک ہوں گے افضل ہیں۔ ہم یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف کی ہر ایک آیت ایک موجزن دریا ہے جو ہدایت کی ہر قسم کی باریکیوں سے پر ہے نیز ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ جنت دوزخ۔ قیامت اور معجزات انبیاء برحق ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ نجات صرف اسلام میں ہے۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری۔ اور اطاعت سے حاصل ہو سکتی ہے جو کچھ اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے ہم اس سے بیزار اور بری ہیں۔ اور جو کچھ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم خدا سے لائے ہیں اس پر ہمارا ایمان ہے۔ اگرچہ ہم اس کی حقیقت اور کنہ کو نہ بھی جانتے ہوں۔ اور جو شخص ان عقائد کے خلاف ہماری طرف کوئی عقیدہ منسوب کرتا ہے وہ ہم پر افترا باندھتا ہے۔ خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ کہ میں اسلام کا عاشق اور سید الانام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جان نثار غلام ہوں۔" (التبلیغ صفحہ ۳۸۷)

ظاہر ہے۔ کہ ان الفاظ میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس پر کوئی مسلمان کہلانے والا اعتراض کر سکے۔ اور ان میں ان تمام اعتراضات کا رد ہے۔ جو مخالفین ضد اور تعصب کی وجہ سے یا لاعلمی کے باعث حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات پر کرتے ہیں یعنی آپ کے عقائد کو خلافِ اسلام قرار دے کر شور مچاتے ہیں۔ "پیسہ اخبار" کے لئے چونکہ اس بات کی قطعاً گنجائش نہ تھی۔ کہ ان عقائد پر حرف گیری کر سکتا۔ اس لئے اس نے محض وہم اور قیاس کی بناء پر لکھ دیا:۔

"مثل مشہور ہے۔ کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ خواجۂ دوسرا حضرت محمد مصطفےٰ کو خاتم الانبیاء کہکر پھر نبوت کا دعوےٰ کر دینا آیت مقدس ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کا منہ چڑانا اور اس کا صریح انکار ہے۔ اسی قسم کے طرزِ عمل پر ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

کی مثل صادق آتی ہے۔ اس پر لفظ خاتم النبیین کے عجیب وغریب من گھڑت اور لغتِ عرب کے خلاف غلط معنی کئے جاتے ہیں۔ بلکہ قرآن حدیث اور اسلامی روایات کو جھٹلایا جاتا ہے پھر اس سلسلہ میں ورقوں کے ورق اور کتابوں کی کتابیں سیاہ کر جاتی ہیں۔ اور ایسے بودے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ کہ جن پر عذرِ گناہ بدتر از گناہ کی مثل صادق آتی ہے"!

ان الفاظ کو پڑھ کر کہنا پڑتا ہے۔ کہ دیانت اور شرافت کا نہایت بیدردی کے ساتھ خون کیا گیا ہے۔ ایک ایسا اخبار جس کا نام "پیسہ" ہے۔ ایک ایسے انسان کے عقائد پیش کرتا ہے جسے لاکھوں انسان اپنا پیشوا مانتے اور جس کی غلامی پر اعلےٰ سے اعلےٰ تعلیم یافتہ انسان فخر کرتے ہیں لیکن بغیر کسی ثبوت کے جو منہ میں آتا ہے۔ کہتا چلا جاتا ہے اور اس طرح اپنی جہالت اور غیر معقولیت کا اظہار کرتا ہوا ذرا نہیں شرماتا۔ معلوم نہیں آج "پیسہ اخبار" کن خیالوں میں ہے۔ لیکن جب وہ بڑے زوروں پر تھا۔ اس وقت وہ اپنی ساری طاقت اور قوت خرچ کر کے دیکھ چکا ہے۔ کہ بودے دلائل وہ ہیں جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے یا وہ جو اس کے مخالفین کی طرف سے دیئے جاتے ہیں پھر جماعت احمدیہ کی ترقی اور اس میں اہلِ علم اصحاب کی شمولیت بھی اس بات کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے کہ احمدیت جو کچھ پیش کرتی ہے وہ نہایت معقول نہایت مدلل اور عین اسلام ہے اس کے مقابلہ میں

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ اپریل - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ اعصابی کمزوری اور حرارت ناساز رہتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کرتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے الحمدللہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جملہ جماعتہائے احمدیہ کو فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی اور چندہ نشر و اشاعت کی فراہمی کی تحریک بھیجی جا رہی ہے۔ احباب خصوصیت سے اس کی طرف توجہ فرمائیں۔

مجلس مشاورت کے وزیٹر صاحبان کے متعلق اعلان

بعض دوست مجلس مشاورت کی کارروائی سننے کے لئے باہر سے تشریف لاتے ہیں۔ اور ٹکٹ داخلہ کی درخواست کرتے ہیں۔ دفتر کے کارکنان کو اکثر احباب کا ذاتی طور پر علم نہیں ہوتا۔ کہ وہ دوست احمدی ہیں۔ اور سلسلہ کے مخلص خادم ہیں۔ اس لئے ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ یا سکرٹری جماعت کی تصدیق بھی لیتے آئیں۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار کے جلسہ سالانہ اور کانفرنس کی تاریخوں میں تبدیلی

چونکہ بھاگلپور میں ایک یتیم خانہ کا سالانہ جلسہ ۸ تا ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء منعقد ہونا قرار پا گیا ہے۔ اس لئے پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بہار کا جلسۂ تبلیغ اور کانفرنس اب انشاء اللہ ۲۹ و ۳۰ اپریل و یکم مئی ۱۹۳۸ء بروز جمعہ و سنیچر و اتوار کو ضرور منعقد ہوگا۔ دارالامان قادیان سے مبلغین سلسلہ تشریف لائیں گے۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار کے احباب کو کثرت کے ساتھ شریک ہونا چاہیئے۔ باہر سے آنیوالے احباب کے قیام و طعام کا مناسب انتظام کیا گیا ہے۔

سید وارث حسین پراونشل نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار

درخواست ہائے دعا

میاں محمد حسین صاحب ڈرافسمین مردان اپنی ملازمت میں مستقل ہونے اور گریڈ میں ترقی کے لئے غلام محمد صاحب عبد قادیان امتحان منشی فاضل میں کامیابی کے لئے۔ حمید اللہ صاحب کلاسوالہ چودھری عبد الباسط صاحب اور چودھری نصیر احمد صاحب کی امتحان میں کامیابی کے لئے۔ جناب ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے نومسلم اپنی لڑکی اور لڑکے بشیر احمد صاحب کی امتحانات میں کامیابی کے لئے محمد اسمٰعیل صاحب کالیوال اپنے ایک افسر کے مستقل ہونے کے لئے عبد الغفور خان صاحب کراچی اپنی اہلیہ صاحبہ

بیرون ہند کے لئے تحریک جدید کے وعدے کا آخری وقت ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مالی قربانی پر لبیک کہنے کا آخری وقت۔ بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کے لئے ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء ہے۔ جن خطوط پر مقامی ڈاک خانہ کی مہر یکم مئی ۱۹۳۸ء کی ہوگی وہ وعدے بھی وقت کے اندر سمجھے جائیں گے۔ بنگال۔ برما۔ سیلون۔ مشرقی افریقہ مغربی افریقہ۔ امریکہ۔ ولایت۔ جزائر سماٹرا جاوا۔ فلسطین اور چین وغیرہ کی تمام جماعتیں اور افراد جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید سال چہارم میں لبیک نہیں کہا۔ جلد متوجہ ہوں۔ یعنی انہیں اپنا وعدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور وقت کے اندر پیش کرنا چاہیئے۔ جو کہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء یا یکم مئی ۱۹۳۸ء تک ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ ایسے تمام احباب کو اطلاع کی جاتی ہے۔ مگر بیرون ہند کی وہ جماعتیں اور افراد جو اس ملک کے اصلی باشندے ہیں۔ ان کے لئے ۳۰ جون ۱۹۳۸ء تک کی میعاد ہے۔

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کو یہ بھی یاد رہے کہ تحریک جدید سال سوم کے وعدوں کے سو فی صدی پورا کرنے کا آخری وقت بھی ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک ہے۔ پس بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کے ذمہ دور اول کے بقائے بھی اگر ہوں تو ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک بھیج دیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں۔ جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے

فرزند علی عفی عنہ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

ایک غلط بیانی کی تردید

میں نے سنا ہے گزشتہ سال اخبار زمیندار میں کسی نے میری طرف سے یہ اعلان شائع کرایا تھا۔ کہ میں (منشی قادر بخش) جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ اس وقت چونکہ وہ اعلان میں نے نہ پڑھا تھا۔ اس لئے اس کی تردید نہ کر سکا۔ مگر اب جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ کے سامنے اس اعلان کا ذکر آیا۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا۔ کہ میں تردیدی اعلان شائع کر دوں۔ میں خدا کے فضل سے احمدیت پر قائم ہوں۔ اور احمدیت کے تمام دعاوی پر صدق دل سے یقین رکھتا ہوں۔ اخبار زمیندار کا اعلان جو میری طرف منسوب کیا گیا ہے۔ وہ میرا لکھا ہوا نہیں۔

قادر بخش احمدی جماعت چک ۵۶۵ گ ب تحصیل جڑانوالہ

اور اپنی صحت کے لئے محمد رحمۃ اللہ خان صاحب اپنی مشکلات دور ہونے کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ عبد المومن ابن حشمت اللہ خان صاحب قادیان بیمار رہتے ہیں۔ اس کی صحت کے لئے بھی دعا کیجائے

الکِتَابُ وَالحِکمَۃ ۱۶

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۱۱۹ - حفاظتِ قرآن

قرآن مجید کی حفاظت کا بھی دُنیا میں عجیب انتظام ہے۔ مخالف تک مانتے ہیں۔ کہ یہ معجزہ ہے۔ پُرانی مذہبی کتابوں کی تحریف تو قرینِ قیاس ہے۔ مگر آپ یہ سُنکر حیران ہوں گے۔ کہ گرنتھ صاحب بھی الحاق سے خالی نہیں رہے۔ اور ستیارتھ پرکاش تک کی حفاظت بھی نہ ہوسکی۔ بلکہ ابتدائی ایڈیشن کی بابت۔ تو پنڈت دیانند صاحب نے خود غُل مچایا ہے۔ کہ اس میں لوگوں نے تحریف کردی ہے۔ پس محفوظ مذہبی کتاب قرآن کے سوا کوئی نہیں۔ اور انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ایک عظیم الشان ثابت شدہ صداقت ہے۔ اس حفاظت کی ایک شاخ یہ بھی ہے۔ کہ ھٰذا لسان عربی مبین یعنی یہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے جو مبین یعنی **زندہ زبان** ہے۔ باقی سب الہٰی کتابوں کی زبانیں مردہ ہوچکی ہیں۔ اور ان کو کوئی نہیں بولتا۔ اس لئے ان کے معانی تک دریافت کرنے مشکل ہوگئے ہیں۔ عبرانی۔ سنسکرت۔ پہلوی پالی وغیرہ زبانیں بولنے والی کوئی قوم اس زمانہ میں موجود نہیں۔ البتہ عربی ایسی زبان ہے۔ جو بیان کرتی ہے۔ اور بولتی ہے۔ اور بولی جاتی ہے۔ اس لئے زندہ ہے ؛

۱۲۰ - سحر

سحر یا جادو کے ایک معنی تو مسمریزم کے ہیں۔ یعنی علم توجہ کے وہ کمالات۔ جو فرعون کے ساحروں نے دکھائے۔ اور قرآن میں مفصل حال ان کا موجود ہے۔ دوسرے معنے ہیں اس کے دلپسند باتیں۔ یا دل لبھانے والی باتیں۔ جیسا کہ ... اتقالت استکم ... [illegible] لیقولون الذین کفروا ان ھٰذا الا سحر مبین۔

یعنی جب تو بعث بعد الموت کا ذکر ان کافروں سے کرتا ہے۔ تو وہ جواب میں کہدیتے ہیں۔ کہ یہ تو سحر ہے۔ حالانکہ یہاں ایسی کوئی بات نہیں۔ جو عُرفِ عام میں جادو کہلاتی ہو۔ بلکہ ایک دلپسند عقیدہ کا نام کفار نے سحر رکھا ہے۔ پس سحر کا اطلاق ایسے معنوں میں بھی آتا ہے ؛

۱۲۱ - وصیت مسیح موعودؑ و خلیفۃ المسیح اولؓ

وصیت کو بدل دینا سخت گناہ ہے۔ فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ۔ یعنی جو شخص وصیت سُننے کے بعد اسے بدل ڈالے۔ تو اس کا گناہ ان لوگوں پر ہے جنہوں نے اس کو بدل ڈالا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ ہردو کی وصایا چھپی ہُوئی اب بھی موجود ہیں۔ دونوں کو غیر مبائعین خصوصًا مولوی محمد علی صاحب نے بدل ڈالا۔ یعنی ان کے معنے تبدیل کردیئے۔ ان کی مخالفت کی۔ اور ان کو منسوخ کردیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

۱۲۲ - آنحضرتؐ کی حضرت موسٰیؑ سے مماثلت

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کے بیٹے مارے جاتے تھے اور لڑکیاں زندہ رہنے دی جاتی تھیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے یہ عذاب دُور کرایا۔ جب وُہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں اُلٹی بات تھی۔ لوگ لڑکیوں کو مار ڈالتے تھے۔ اور لڑکوں کو زندہ رکھتے تھے۔ وہاں تو سلطنت کی طرف سے ظلم تھا۔ مگر یہاں کمبخت ماں باپ خود مارتے تھے۔ آخر یہ ظلم آپؐ کی برکت سے دُور ہُوا۔ یہ بھی ایک مماثلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسٰی علیہ السلام سے ہے ؛

۱۲۳ - اظہار علی الغیب

اظہار علی الغیب نبیوں کا خاصہ ہے یہ آیت مشہور ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف نبیوں کو ہی کثرت سے غیب دیا جاتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو کثرت سے الہام ہوسکتے ہیں۔ مگر کثرت سے غیب نہیں ملتا۔ بعض لوگ جب کسی شخص کو دیکھتے ہیں۔ کہ وُہ روزانہ ایک کاپی کے چار پانچ ورق الہامات سے بھر لیتا ہے۔ تو شش و پنج میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ یہ کیا ہُوا۔ کیا یہ نبی ہے؟ مگر ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کثرتِ الہام نبی کے لئے شرط نہیں۔ بلکہ کثرتِ غیب شرط ہے۔ اگر روزانہ ہزار ایسے الہام ہوں۔ مگر غیب اور سچی پیشگوئی سے خالی ہوں۔ تو بھی معاملہ مشتبہ نہیں ہوسکتا۔

۱۲۴ - اَلحَمدُ لِلّٰہ

اللہ تعالےٰ کو ہمیشہ حسن و خوبی والا پیش کرنا چاہیئے۔ ہماری تو ساری اُمیدیں اسی سے وابستہ ہیں۔ پھر کیا وجہ کہ ہمارا خدا اعاذنا سخت گیر اور بے وجہ شدید العقاب ہو۔ اُس جیسا نرمی کرنے والا۔ رحم کرنے والا ڈھیل دینے والا۔ توبہ قبول کرنے والا اور معاف کرنے والا کوئی دکھائے تو۔ اتنا رحم اور اتنی نرمی ہے۔ کہ فوری گرفت نہ ہونے اور مسلسل درگذر کرنے کی وجہ سے بعض لوگ اس کے وجود سے ہی منکر ہوگئے ہیں ؛

۱۲۵ - خدا کے سوا کس کا حوصلہ ہے کہ گناہ بخشے

ومن یغفر الذنوب الا اللہ (آل عمران) یہ اللہ تعالےٰ کا چیلنج ہے۔ کہ بتاؤ۔ سوائے میرے کون گناہ بخشتا ہے۔ میں نے تو دیکھا ہے۔ کہ انسان گناہ نہیں بخش سکتا۔ The public is most unforgiving. یعنی مخلوق لوگوں کے گناہوں کو مبالغہ کے ساتھ باہر نکالتی ہے۔ ان کی تشہیر کرتی ہے۔ اور کبھی معاف نہیں کرتی۔ یہ صرف خدا کی ہی خصوصیت ہے۔ کہ وہ نہ صرف بخشتا ہے۔ بلکہ گناہ گاروں کو بلاتا ہے۔ کہ آؤ میں تمہارے گناہ بخشوں۔ (یدعوکم لیغفر لکم) اس سے بڑھکر یہ کہ اس نے بعض انتظام ایسے کر رکھے ہیں۔ جن سے بنی آدم کے گناہ بغیر مغفرت مانگے بھی معاف ہوتے رہیں اور اعمالنامہ میں سے کاٹے جاتے ہیں ؛

۱۲۶ - مضطر کا لفظ عام ہے

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء۔ یعنی کون ہے۔ جو خدا کے سوا مضطر کی دُعا سنتا ہے۔ اور اس کی تکلیف کو رفع کرتا ہے۔ یہاں جو اضطرار ہے۔ اس کے ساتھ مومن کافر۔ انسان۔ حیوان کسی کی شرط نہیں اضطرار کسی مخلوق کو بھی ہو۔ اور وُہ چلائے فورًا قبولیت نازل ہوتی ہے۔ جانوروں تک کو سخت ایذا کوئی دے کر دیکھ لے۔ اس ذلیل جانور کی چیخ و پکار پر انسانوں پر سزا نازل ہوجاتی ہے۔ اور غریب جانور کی خلاصی خدا تعالےٰ کرا دیتا ہے۔ سالہا سال کا ذکر ہے۔ کہ ایک سلوتری مٹھاس یعنی شکر رکھ کر اس میں بارُود ملا دیا کرتا تھا۔ جب اس پر مکھیاں جمع ہوجاتیں تو ذرا سی چنگاری سے آگ لگا دیتا۔ بھُربھُر ہوکر آدھی مکھیاں جل جاتیں۔ اور آدھی نیم برشت ہوکر وہیں تڑپا کرتیں۔ اس تڑپنے میں وُہ شخص بہت لطف لیا کرتا۔ یہ اُس نے اپنا شغل بنا لیا تھا۔ اور لوگوں کو بھی یہ تماشا دکھایا کرتا تھا۔ آخر ایک دن ایک تنگہ آگ کا بارُود کی تھیلی میں بھی جا پڑا۔ جو پاس ہی کھُلی پڑی تھی سو وہاں آگ پہنچنے کی دیر تھی۔ کہ یکدم ایک شعلہ اور بھبکا اٹھا جس نے سلوتری کو جھلس دیا۔ اور اسی سے وُہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ میں نے یہ بھی مکھیوں کے جلنے اور تڑپنے کا تماشہ دیکھا کرتا تھا۔ سو خدا نے ان ناجزوں کی فریاد ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہانت کرنیوالوں کا انجام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا یہ بھی ایک ثبوت ہے۔ کہ جو شخص آپ کی تحقیر و تذلیل اپنا شغلہ بنا لیتا ہے۔ بدگوئی اور بدزبانی میں مصروف رہتا ہے۔ اور اپنی شرارت اور ایذا رسانی میں انتہا کو پہونچ جاتا ہے۔ وہ اسی زندگی میں عبرتناک حالت کو پہونچ جاتا ہے۔

اس قسم کے دو واقعات جن کا میں عینی شاہد ہوں۔ اور حلفیہ بیان کرتا ہوں پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱)

خاکسار کینٹ ہائی سکول میں ملازم ہے۔ اور بچپن سے ہی احمدی ہے۔ میرے گھر سے سکول جانے کا راستہ چونکہ بازار کا راستہ ہے۔ اس بازار میں دوکاندار احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ ان دوکانداروں میں ایک دوکاندار اچھی کافی سرمایہ کی دوکان کرتا تھا۔ تھوڑا عرصہ میرے خورد و نوش کا سامان بھی اسی دوکان سے آتا تھا۔ جو تحت اخبار زمیندار اور احسان والوں نے گندے سے گندے الزامات اور اعتراضات شروع کئے۔ تو یہ دوکاندار میرے سکول جانے اور آنے سے پہلے تمام اخبارات اپنے پاس رکھ لیا کرتا۔ تا کہ مجھے سنائے۔ اس طرح ایک کافی عرصہ تک کرتا رہا۔ مجھے ٹھہرا لیتا۔ اور بٹھا کر دوسرے لوگوں کو اشارۃً بلا کر نہایت تمسخرانہ انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی شان مبارک میں باتیں کرتا رہتا۔ میں بھی ان کی باتوں کا جواب اور ان اعتراضات کا جواب جو زمیندار اور احسان والے شائع کرتے دیتا مگر نہایت اطمینان اور صبر سے۔ وہ کبھی کبھی بازار میں تیس تیس آدمیوں کا مجمع کر لیتا۔ اور لوگوں سے کہتا کہ آج ایک مرزائی قابو آیا ہے۔ اس کو درست کیا جائے۔ میں خدا کے فضل سے ان کی ہر بات کا جواب اخلاق اور تہذیب سے دیتا۔ اس کے ساتھ ہی میری دعا اللہ تعالےٰ کے حضور یہ ہوتی۔ کہ اے اللہ یہ لوگ بے سمجھ ہیں۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان سے واقفیت نہیں۔ تو ان کی چشم بصیرت کھول دے۔ یا جس طرح تیرا حکم ہے کر۔ میں زمیندار اور دیگر اخبارات نہیں پڑھتا تھا۔ اور کبھی کبھی اس دوکاندار کے زیادہ اصرار پر پڑھ بھی لیا کرتا تھا اس نے مجھ سے اخبار الفضل لے کر پڑھنا شروع کر دیا۔ مگر اخبار کا نام "الفضل" کی بجائے الدجل لیا کرتا اور باوجود سمجھانے کے باز نہ آتا۔

میں خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر تحریر کرتا ہوں۔ کہ بہت تھوڑا عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ ان دونوں بھائیوں کی آپس میں سخت ناچاقی ہو گئی (ایک دوکان بھی دو بھائی کام کرتے تھے) چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کے سامنے دوکان بنالی۔ اور میرے دیکھتے دیکھتے پہلی دوکان کی حالت خراب ہو گئی قرضے والے سخت ذلیل کرتے تھے۔ مالک دوکان نے ۶۰۰ روپیہ کرایہ کی ڈگری کرالی۔ منڈی والوں نے نوٹس دے دئیے۔ آخر لاچار ہو کر ایک دن رات کے وقت کہیں بھاگ گیا۔ چند روز کا ذکر ہے ایک آدمی نے سنایا کہ سخت بیمار ہے۔ گھر کا مکان بک چکا ہے۔ اور نہایت ہی عبرتناک حالت ہے۔

(۲)

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ کچھ دنوں کا ذکر ہے۔ تبلیغ کے سلسلہ میں خاکسار کی چند مخالفین احمدیت سے باتیں ہو رہی تھیں۔ ایک مولوی صاحب بولے۔ ماسٹر جی تم مجھ کو نہیں جانتے۔ کہ میں کون ہوں۔ میں نے کہا جناب میں جانتا ہوں کہ آپ انسان ہیں۔ پھر اس نے کہا معلوم ہوتا ہے آپ نہیں جانتے۔ میں نے کہا آپ وہی صاحب ہیں جنہوں نے آج سے اڑھائی سال پیشتر اپنی سائل پر مجھے تین لاٹھیاں ماری تھیں۔ اور میں نے آپ کی شان میں سوائے جزاک اللہ کے کچھ نہیں کہا تھا۔ اسی اثنا میں ایک شخص عبداللہ آیا۔ اور آتے ہی اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں سخت نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ میں نے استغفار پڑھا۔ چند روز کا واقعہ ہے کہ اسی عبداللہ نے جامع مسجد کے مولوی حمیدالدین صاحب کے خلاف ایک دوکان پر کچھ باتیں کیں وہاں مولوی حمیدالدین صاحب کا ایک عقیدت مند بیٹھا تھا۔ اس نے اسی عبداللہ کے مونہہ پر ایک تھپڑ رسید کر دیا دوسرے دن عبداللہ کے لڑکے نے تھپڑ مارنے والے پر ایک تیز دھار آلہ سے حملہ کر دیا اور وہ تھوڑی دیر کے بعد فوت ہو گیا۔ حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

فقیر احمد خاں حکیم حاذق جالندھر چھاؤنی

ایک دیرینہ خواب کی تعبیر جو حال میں ظاہر ہوئی

میری دادی صاحبہ مرحومہ نے چودھویں صدی کے ربع اول میں ایک رویا دیکھا۔ جسے وہ اس طرح بیان کرتی تھیں کہ میں نے دیکھا بہت سے لوگ مشرق کی طرف بھاگے جا رہے ہیں۔ میرے دریافت کرنے پر وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے نماز جمعہ پڑھانی ہے۔ ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے جا رہے ہیں۔ پھر میں دیکھتی ہوں۔ کہ وہ لوگ نماز پڑھ کر واپس آ رہے ہیں۔ اس کے بعد پھر دیکھا کہ بہت سے لوگ پھر مشرق کی جانب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پیچھے نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے بھاگے جا رہے ہیں۔ اور ان لوگوں میں سب سے پیچھے میرے خاوند میرے دادا ملک کریم بخش صاحب رئیس ملتان، اور ان کے بھائی بھی مشرق کی طرف بھاگے جا رہے ہیں۔

چند سال ہوئے خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔ قادیان ملتان سے عین مشرق کی طرف واقع ہے۔ خاکسار عمر علی بی۔ اے ملتان

واقعۂ صلیب پر اناجیلِ مُروّجہ کی روشنی میں ایک نظر

حضرت مسیح کے متعلق اسلامی تعلیم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اسلام کی تعلیم از روئے قرآن شریف و احادیث صحیحہ یہی ہے۔ کہ وہ دیگر انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ اُن کے آسمان پر جانے کا عقیدہ از روئے عقل و نقل غلط ہے۔ مدعیانِ حیاتِ مسیح کے پاس سوائے تاویلات بعیدہ کے کوئی یقینی ثبوت حضرت مسیح علیہ السّلام کے زندہ ہونے یا آسمان پر جانے کا نہیں۔ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو ان معانی کے رُو سے زندہ اور آسمان پر مانتے ہیں۔ جن کے رُو سے ہر ایک نبی صدیق شہید اور صالح زندہ اور آسمان پر ہے۔ اور جس زندگی میں ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کو معراج میں آسمان پر دیکھا۔ بلکہ سب انبیاء سے بڑھکر زندہ نبی تو ہمارے سید و مولا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کی زندگی کے نور سے ہر صدی میں ہزاروں اولیاء و صلحاء ہوتے رہے۔ اور ہوتے رہینگے۔

فیج اعوج کے مسلمانوں کی غلطی

یہودیوں اور عیسائیوں کا جھگڑا قریباً دو ہزار سال سے چلا آتا ہے۔ اور دونو قومیں یعنی یہود اور نصاریٰ اس امر پر متفق ہیں۔ کہ فی الحقیقت مسیح علیہ السلام کو نہ کسی دوسرے شخص کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا لیکن نہ معلوم فیج اعوج کے مسلمانوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو چھت پھاڑ کر آسمان پر لے جانا اور کسی اور آدمی کو حضرت مسیح کے مشابہ بنا دینا اور اس کا صلیب پر چڑھایا جانا کہاں سے لے لیا۔ بہر حال مسلمانوں کا یہ عقیدہ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے رو سے بالکل باطل ہے۔ اور اس کی تردید میں گو بیسیوں دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن میں اس وقت محض اناجیل کے رو سے واقعۂ صلیب پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں

اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑیں

سب سے اول یہ بات قابل غور ہے۔ کہ حضرت مسیح فرماتے ہیں "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔"

(متی باب ۱۵ آیت ۲۴)

ادھر یہ مسلمہ امر ہے کہ شالمندر شاہ اسور سامریہ مسیح سے سات سو اکیس[۲۱] برس پیشتر شام سے بنی اسرائیل کے جن دس فرقوں کو اسیر کر کے لے گیا تھا۔ وہ ہندوستان اور اس کے ارد گرد کے ممالک میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ جیسا کہ ڈاکٹر برنیر کے سفر نامہ جلد دوم اور مسٹر ایچ۔ ڈبلیو۔ بیلیو کی کتاب "اقوام افغانستان" اور کرنل جی۔ بی فیلسن کی "تاریخ افغانستان" اور امی بیلفور ایل آر کی کتاب "انسائیکلو پیڈیا آف انڈیا" اور جینس بانی ایم اے ایف جی۔ ایس کی کتاب انسائیکلو پیڈیا آف جاگرفی۔ اور کرنل یول سی۔ بی کے مقالہ "انسائیکلو پیڈیا برطانیہ زیر افغانستان" سے ثابت ہے کہ جو فرقے یہود کے فلسطین میں تھے۔ وہ کھوئے ہوئے نہ تھے۔ اگر ان کو روحانی طور پر بھی کھویا ہوا مانا جائے تو جو دس فرقے دور دراز ملکوں میں جلا وطن ہو چکے تھے۔ وہ تو جسمانی اور روحانی دونوں طرح سے کھوئے ہوئے تھے۔ اور ان کو بچانا حضرت مسیح کا سب سے پہلا فرض تھا۔

پھر اسی پر بس نہیں۔ وہ مشرقی ممالک کی "کھوئی ہوئی بھیڑیں" اپنے گلہ بان کی منتظر بھی تھیں۔ اور جب ان کے ممالک میں مسیح کی پیدائش کا ستارہ نظر آیا تو وہ پورب (مشرقی ممالک) سے یروشلم کو گئیں۔ تاکہ اس کی زیارت کریں۔" (متی باب ۲ آیت ۲)

یہاں تک تو حضرت مسیح علیہ السلام کا مشرقی ممالک کے جلا وطن یہود سے تعلق تھا اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کب اور کس وقت اور کیونکر شام سے نکل کر آئے۔

فلسطین کے یہود نے اُن کی سخت مخالفت کی اور ان پر باغیٔ سلطنت ہونے کا الزام لگایا۔ اور ان سے کوئی نشان مانگا۔ جس پر حضرت مسیح علیہ السلام نے ان کو جواب دیا "اس زمانے کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان انہیں نہیں دکھایا جائے گا۔ کیونکہ جیسا یونس تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسا ہی ابنِ آدم تین دن رات زمین کے اندر رہے گا۔"

(متی باب ۳۹ آیت ۴۰)

23

یونس نبی کا نشان

ظاہر ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ زندہ رہے تھے۔ اور حضرت مسیح علیہ السّلام کے اس کلام کا مطلب یہی تھا۔ کہ میں صلیب پر لعنتی موت سے نہیں مروں گا۔ بلکہ حضرت یونس کی طرح صرف تین رات دن غشی کی حالت میں رہوں گا۔ چنانچہ صلیب کا واقعہ متی نے باب ۲۷ میں اس طرح بیان کیا ہے۔

"یہودیوں کے مسیح کو پکڑوانے پر حاکم سمجھ گیا۔ کہ انہوں نے اسے ڈاہ سے حوالہ کیا۔" (آیت ۱۸) گویا حاکم پر یسوع کی بیگناہی ثابت تھی۔ "پھر جب وہ مسند پر بیٹھا۔ اس کی جورو نے اسے کہلا بھیجا کہ تو اس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ۔ کیونکہ میں نے آج خواب میں اس کے سبب بہت تصدیع پائی۔"

یعنی حاکم کی بیوی پر خواب میں مسیح کی بیگناہی ثابت کی گئی۔ اور اس نے بھی مسیح کو راستباز اور بے گناہ سمجھ کر اس کی رہائی کی ترغیب دی۔ لیکن جب یہود نے حضرت مسیح کے صلیب دینے کے لئے اصرار کیا تو حاکم نے پھر کہا۔ کہ "کیوں اس نے کیا بدی کی ہے؟" مگر انہوں نے بلا وجہ اسے صلیب دینے پر زور دیا۔

"جب پلاطس (حاکم عدالت) نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا۔ بلکہ اور بھی بلڑ ہوتا ہے۔ تو پانی لے کے بھیڑ کے آگے اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں تم جانو۔ آخر وہ دو چوروں کے ہمراہ صلیب پر کھینچا گیا۔"

(متی آیت ۲۸ و ۲۴)

"صلیب پر مسیح کو فسح کی تیاری کے دن چھٹے گھنٹے کے قریب چڑھایا گیا"

(یوحنا باب ۱۹ آیت ۱۴)

"صلیب پر چڑھائے جانے کے وقت یعنی فسح کی تیاری کے چھٹے گھنٹے سے لیکر نویں گھنٹے تک ساری زمین پر اندھیرا چھا گیا۔" (متی باب ۲۷ آیت ۴۵)

"نویں گھنٹے کے قریب مسیح نے خدا سے گڑگڑا کر ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی اے میرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا۔"

(متی باب ۲۴ آیت ۴۶)

کی دردناک دعا کی جسے خدا نے قبول کیا (عبرانیوں ۵ے زبور ۲۲ زبور ۲۲)

پھر یہود نے اس لحاظ سے کہ لاشیں سبت کے دن صلیب پر نہ رہ جائیں۔ کیونکہ وہ دن ان کے نزدیک بڑا مبارک تھا۔ پلاطس سے کہا کہ ان کی ٹانگیں توڑی اور لاشیں اتاری جائیں۔ تب سپاہیوں نے آ کے پہلے اور دوسرے چور کی ٹانگیں جو اس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے۔ توڑیں۔ لیکن جب انہوں نے یسوع کی طرف آ کے دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو اس کی ٹانگیں نہ توڑیں"

(یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۱ تا ۳۳)

گویا مسیح کی بیہوشی کو موت سمجھ لیا گیا جس پر پلاطوس نے متعجب ہو کر کہا۔ کہ وہ ایسا جلد مر گیا؟ (مرقس باب ۱۵ آیت ۴۴)

ظاہر ہے کہ صلیب کے کیل ایسے اعضائے رئیسہ میں نہیں لگائے جاتے تھے جن پر زندگی کا مدار ہوتا ہے صرف ہاتھوں اور پاؤں میں کیل گاڑے جاتے تھے۔ اس لئے ضروری ہوتا کہ کم از کم تین دن تک مجرم صلیب پر لٹکا رہے۔ لیکن اس عرصہ میں بھی وہ مرتا نہ تھا اس لئے جان سے مارنے کیلئے اس کی صلب کی ہڈی اور ٹانگیں توڑتے تھے چونکہ اصل علت غائی صلب کی ہڈی توڑنے سے حاصل ہوتی تھی۔ اس لئے اس کا نام صلیب رکھا گیا۔ حضرت مسیح کو تین گھنٹے کے اندر ہی بلا کوئی ہڈی توڑے اتار لیا گیا۔

زندگی کا ایک اور ثبوت

پھر ان کی زندگی کا ثبوت بعد صلیب سے اتارے جانیکے ایک یہ بھی ہے۔ کہ "سپاہیوں میں سے ایک نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے لہو اور پانی نکلا" (یوحنا باب ۱۹/۳۴) اس حالت میں ایک شخص یوسف نامی مشیر نے جو نیک اور راست باز تھا اور وہ ان کی اصلاح اور کام میں شریک نہ ہوا۔ (لوقا ۲۳/۵۱) یہودیوں کے ڈر سے علیحدگی میں پلاطس سے اجازت چاہی کہ یسوع کی لاش کو لے جائے اور پلاطس نے اجازت دیدی (یوحنا ۱۹/۳۸) یوسف نے یہ دیکھ کر میرا آقا مسیح ع ابھی زندہ ہے۔ صلیب دینے کی جگہ کے قریب ایک باغ میں ایک قبر میں (جو ایک کوٹھا کے مانند ہوا کرتی تھی) آپ کو رکھا اور اس کے منہ پر ایک پتھر رکھ دیا۔ لیکن چونکہ کئی ایک شاگرد مرد اور عورتیں اس قبر سے واقف تھیں اس لئے یہودیوں پر راز فاش ہو جانے کے خیال سے یوسف نے رات کے وقت حضرت مسیح کو اس قبر سے نکال لیا۔ جب مسیح کے شاگرد وہاں گئے۔ تو سوائے سوتی کپڑوں اور وہاں کچھ نہ پایا۔ چونکہ سوائے کسی حکمتِ عملی کے حضرت مسیح ع کی جان کا بچ جانا محال نظر آتا تھا۔ اس لئے یہود کے جوش غضب سے بچنے کے لئے عام طور پر انہیں مردہ مشہور کیا گیا تاکہ وہ لاش کی گمشدگی پر زیادہ تحقیقات کی طرف متوجہ نہ ہوں اسی لئے جو شاگرد مرد عورتیں قبر پر آئی تھیں۔ اور آپ کی لاش وہاں نہ پاکر متعجب تھیں ان سے دو شخصوں نے کہا "تم کیوں زندہ کو مردوں میں ڈھونڈتیاں ہو۔ (لوقا [illegible]) یعنی مسیح تو زندہ ہے اور تم انہیں قبرستان میں مردوں کے درمیان تلاش کر رہی ہو۔

اس کے بعد حضرت مسیح اپنے شاگردوں کو مختلف اوقات میں پوشیدہ طور پر ملتے رہے۔ اور بعض شاگردوں نے جب یہ گمان کیا۔ کہ شاید یہ مسیح کی روح ہی ہو تو مسیح نے کہا "تم کیوں گھبراتے ہو۔ اور کس واسطے تمہارے دلوں میں اندیشے پیدا ہوتے ہیں میرے ہاتھ پاؤں کو دیکھو کہ میں ہی ہوں اور مجھے چھوؤ اور دیکھو کیونکہ روح کو جسم اور ہڈی نہیں جیسا کہ مجھ میں دیکھتے ہو اور یہ کہہ کے انہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھاتے۔ (لوقا باب ۲۴/۳۸تا۴۰) اپنی جسمانی زندگی کے مزید ثبوت میں حضرت مسیح ع نے ان سے بھنی ہوئی مچھلی کا ٹکڑا اور شہد کھایا۔ (لوقا باب ۲۴/۴۲تا۴۳)

شاگردوں سے ملاقات

صلیب سے بچ کر آپ نے تین دفعہ اپنے شاگردوں سے ملاقات کی اور باغبان کے بھیس میں (یوحنا ۲۰/۱۵) یروشلم سے نکل کر گلیل پہنچے جو کہ اول الذکر سے ستر میل پر واقع ہے (متی ۲۸/۱۶) اگر حضرت مسیح ع کی موت صلیب پر مان لی جائے تو اس کے دوسرے معنے یہ ہوئے کہ وہ (معاذ اللہ) لعنتی اور جھوٹا نبی تھا۔ (استثنا ۲۱/۲۳ گنتیوں ۳۵/۱۳)

مرہم عیسیٰ کا استعمال

حضرت مسیح ع کے زخموں پر مرہم عیسیٰ ع جس کا دوسرا نام مرہم حواریین یا شلیخا ہے۔ لگائی گئی۔ جس کا نسخہ تمام ان کتابوں میں جو حضرت مسیح کے زمانہ کے قریب ہی لکھی گئیں۔ اسی نام سے ملتا ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ع کو بجز اس خاص واقعہ صلیب کے اور کسی موقع پر مرہم کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ملک شام کے شاگردوں سے علیحدہ ہو کر حضرت مسیح بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں پورب کے ممالک کی طرف نکلے اور بموجب وعدہ قرآنی وآوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار و معین نیپال تبت سے ہوتے ہوئے کشمیر میں قیام فرما ہوئے اور ۱۲۰ برس کی عمر میں فوت ہوئے (کنز العمال) اور سری نگر محلہ خان یار میں دفن کئے گئے جسے عوام یوز آسف نبی یا شاہزادہ نبی کی قبر کہتے ہیں۔ یوز آسف دراصل یسوع یا جیزس سے بگڑا ہوا ہے۔ اور یوز آسف کے معنے بھی کشمیری زبان میں ڈھونڈنے والے کے ہیں۔

شاہزادہ نبی کا لقب

یہ ظاہر ہے کہ نبی کا لفظ عربی اور عبرانی میں ہی استعمال ہوتا ہے اور مسلمانوں کے نزدیک حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی نبی نہیں آیا اس لئے بہر صورت یہ نبی پہلے انبیاء میں سے تھا۔ شاہزادہ نبی کا لفظ حضرت مسیح کے متعلق بولا جاتا ہے کیونکہ آپ کا نسب نامہ حضرت داؤد بادشاہ سے ملتا ہے جیسا کہ انجیل متی کی ابتدا میں ہی لکھا ہے کہ "یسوع ابن داؤد ابن ابراہیم کا نسب نامہ" پھر متی (۹/۲۷ مرقس ۱۰/۴۷ لوقا ۱۸/۱۲) میں اندھے کا آپ کے جانے کا شور سن کر پکارنا کہ "اے ابن داؤد مجھ پر رحم کر" لکھا ہے۔ غرض اناجیل سے اس بات کا بخوبی پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح ابن داؤد کہلاتے تھے، جس کی وجہ سے آپ یروشلم میں یہودیوں کے بادشاہ اور کشمیر میں شاہزادہ نبی کہلاتے تھے۔ کشمیریوں اور افغانوں کا بنی اسرائیل ہونا خود انگریز محققین نے مان لیا ہے اس پر کسی پادری یا مولوی کی بے سروپا باتیں پردہ نہیں ڈال سکتیں۔ غرض حضرت مسیح ع صلیب پر چڑھائے گئے۔ پھر ایک خاص الخاص شاگرد کو دیدیے گئے۔ اور مرہم عیسیٰ ع کے استعمال سے شفا پاکر اپنے شام کے شاگردوں سے چار دفعہ خفیہ طور پر ملے۔ اور آخر وہاں سے ہجرت کرکے اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں ہندوستان پہنچے۔ اور نیپال تبت تک آئے واپسی پر حسب وعدہ قرآنی کشمیر ٹھیرے تبت سے کچھ عرصہ ہوا ایک نہایت قدیم عبرانی زبان کی ایک انجیل ملی ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح تبت تک پہنچے۔ کشمیر میں ان کا مقبرہ اب تک موجود ہے۔ اور تاریخوں سے ان کی پوری کیفیت معلوم ہوتی ہے

حضرت مسیح کی بروزی رنگ میں دوبارہ آمد

ان واقعات کی موجودگی میں حضرت مسیح ع کے آسمان پر چلے جانے کا قصہ محض عیسائیوں اور مسلمانوں کی ڈھکوسلہ بازی ہے جس پر کوئی عقلی یا نقلی دلیل پیش نہیں کی جا سکتی۔ آپ کا رفع بر آسمان ایک نورانی جسم کے ساتھ ہوا نہ کہ اس سفلی جسم کے ساتھ اور آپ کی دوبارہ آمد بھی بروز کے طور پر مقدر تھی جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں۔ "دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ (متی باب ۲۳ آیت آخری) یہ آیت صاف بتلا رہی ہے کہ صرف وہی لوگ حضرت مسیح ع کو دوبارہ دیکھیں گے جو یہ اعتقاد رکھینگے کہ آنے والا مسیح اس کے نام پر ظاہر ہوگا لیکن جو اس عقیدہ پر مصر ہونگے کہ وہی عیسیٰ ع دوبارہ آنا چاہیئے۔ وہ انتظار ہی کرتے چلے جائیں گے اور ان کا انتظار بالکل بے فائدہ ہوگا۔

حق و راستی سے محبت رکھنے والوں کو مژدہ

پس حق و راستی سے محبت رکھنے والی روحوں کو مژدہ ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام اپنی پیشگوئی اور دیگر نوشتوں کے مطابق ہمارے زمانہ میں جب ان کی آمد کی سب نشانیاں ایک ایک کرکے پوری ہو چکیں۔ بروزی رنگ میں ظاہر ہو گئے ہیں۔ اور وہ سیدنا حضرت اقدس میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود میں منصہ شہود پر تشریف فرما ہوئے۔ اور آپ نے فرمایا۔

منم مسیح بیانگ بلند مے گویم
منم خلیفہ شاہ کہ بر سما باشد

نیز فرمایا۔ "میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر اس بات کا عام طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ حقیقی اور واقعی مسیح موعود جو مہدی اور حقیقت مہدی بھی ہے۔ جس کے آنے کی بشارت انجیل اور قرآن میں پائی جاتی ہے۔ اور احادیث میں بھی اس کے آنے کے لئے وعدہ دیا گیا ہے وہ میں ہی ہوں۔ مگر بغیر تلوار اور بندوقوں کے۔ اور خدا نے مجھے

حکم دیا ہے۔ کہ نرمی اور آہستگی اور حلم اور عزت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں۔ جو سچا خدا اور قدیم اور غیر متغیر ہے۔ اور کامل تقدس اور کامل علم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے۔ اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے۔ وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے طیار کئے ہیں۔ مجھے اس نے بھیجا ہے۔ کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف راہبری کروں۔ اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کردوں۔ اور مجھے اس نے حق کے طالبوں کی تسلی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں۔ اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھلائے ہیں۔ اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید جو خدا تعالےٰ کی پاک کتابوں کی رُو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہے۔ میرے پر کھولے ہیں۔ اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا فرمائے ہیں اس لئے ان روحوں نے مجھ سے دشمنی کی۔ جو سچائی کو نہیں چاہتیں۔ اور تاریکی سے خوش ہیں۔ مگر میں نے چاہا۔ کہ جہاں تک مجھ سے ہوسکے نوع انسان کی ہمدردی کروں سو اس زمانہ میں عیسائیوں کے ساتھ بڑی ہمدردی یہ ہے۔ کہ ان کو اُس سچے خدا کی طرف توجہ دی جائے جو پیدا ہونے اور مرنے اور دکھ وغیرہ نقصانوں سے پاک ہے۔ وہ خدا جس نے تمام ابتدائی اجسام اور اجرام کو کروی شکل پر پیدا کرکے اپنے قانون قدرت میں یہ ہدایت منقوش کی۔ کہ اس کی ذات میں کرویت کی طرح وحدت اور یک جہتی ہے اس لئے بسیط چیزوں میں سے کوئی چیز سہ گوشہ پیدا نہیں کی گئی۔ یعنی جو کچھ خدا کے ہاتھ سے پہلے پہل نکلا جیسے زمین آسمان سورج چاند اور تمام ستارے اور عناصر وہ سب کروی ہیں۔ جن کی کرویت توحید کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ سو عیسائیوں کی سچی ہمدردی اور سچی محبت اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ کہ اس خدا کیطرف ان کی راہبری کی جائے جسکے ہاتھوں کی چیز یں اس کو تثلیث سے پاک ٹھہراتی ہیں۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۴۰۱)

مبارک وہ جو خدا کے پیغام کی قدر کرے۔ ۴ اور اپنا آخری وقت آنے سے پیشتر حق کی طرف رجوع کرکے اپنے خالق و مالک سے اپنا رشتہ استوار کرلے۔

خاکسار مبارک احمد خان امین آبادی۔

فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں ایک باموقعہ اراضی کی فروخت

فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں اراضی نمبران خسرہ ۵۱۳ و ۳۵۰، رقبہ ۹ کنال ۷ مرلہ جو کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مملوکہ و مقبوضہ ہے۔ قابل فروخت ہے۔ اور شیخ محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان موقعہ پر اس اراضی کو بتاریخ ۹ اپریل ۱۹۳۸ء بروز بدھ صبح دس بجے نیلام کریں گے۔ یہ نیلام ۶ بجے شام تک جاری رہیگا۔ نیلام ختم ہونے پر زر نیلام فوراً وصول کرکے قبضہ زمین دیدیا جائیگا۔ خریدار اصحاب موقعہ پر خود یا اپنے کسی مختار کے ذریعہ بولی دیکر خرید فرمالیں۔ یہ اراضی بہت باموقعہ ہے۔ اور اس میں سے ۸ کنال ۷ مرلہ تو آبادی فیض اللہ چک کے قریب ترین واقعہ ہے۔ ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۳ اپریل۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کا ایجنڈا حسب ذیل تھا۔ (۱) فرقہ دار مسائل کا تصفیہ (۲) بنگال میں اتحادی وزارت کے قیام کے امکانات پر غور (۳) مسٹر محمد شریف وزیر سی پی کا استعفیٰ (۴) ریاستوں میں کانگرس کمیٹیوں کے قیام سے متعلق ہری پورہ ریزولیوشن کی اصلاح معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر محمد شریف کو کلکتہ طلب کیا گیا ہے۔ تاکہ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں بیان دیں۔ آج فرقہ دار مسائل پر بحث نہیں ہو سکتی۔ کل اس پر بحث ہوگی جب کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے نام مسٹر جناح کے خط کو پیش کیا جائے گا اس خط میں مسٹر جناح نے مسلم لیگ کی طرف سے ۲۱ مطالبات پیش کئے ہیں جن میں ان کے مشہور چودہ نکات بھی شامل ہیں۔

روما (بذریعہ ڈاک) ایک اطالوی اخبار نے لکھا ہے۔ کہ اٹلی کی زبردست جنگی تیاریاں اس وجہ سے عمل میں آ رہی ہیں۔ کہ مصر اور ہندوستان کو انگریزوں سے چھینا جائے۔ اخبار مذکور کا سیاسی نامہ نگار موجودہ سیاسی حالات پر تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ حکومت اطالیہ عربی ممالک کو اپنا حلیف بنا چکی ہے اور وہ عنقریب مسئلہ فلسطین کو مسلمانوں کی مرضی کے مطابق حل کرا دے گی۔

روما ۲ اپریل۔ برطانوی اور اطالوی نمائندوں میں فلسطین اور بحیرۂ قلزم کے مسئلہ پر سمجھوتہ ہو گیا ہے ابھی مسئلہ نہر سویز پر گفتگو شروع نہیں ہوئی کل اس پر بحث ہوگی۔

شنگھائی ۳ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ دو جاپانی افسروں نے جاپان کے زیر انتداب علاقہ میں برطانوی رعایا کے دو باشندوں پر حملہ کر کے ان کی بے عزتی کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں پاؤں سے ٹھوکریں ماری گئیں اور بری طرح زدوکوب کیا گیا۔

لنڈن ۳ اپریل۔ لیبر پارٹی کل برطانیہ کی غیر ملکی پالیسی کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد پیش کرے گی۔ اس سلسلہ میں لبرل حزب مخالف نے ایک ترمیم کے ذریعہ مذکورہ بالا قرارداد سے بے تعلقی کا اظہار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن وہ خارجی پالیسی پر نکتہ چینی ضرور کرے گا۔

نئی دہلی ۳ اپریل۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو مرکزی اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے نامزد کیا گیا ہے۔ آپ کو کونسل آف سٹیٹ کے ممبر کی حیثیت سے بھی نامزد کیا گیا ہے

شنگھائی ۳ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ شنگھائی سے ۱۰۴ میل جنوب مشرق میں زبردست جنگ جاری ہے چینیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ گذشتہ دس دن میں شنگھائی کی طرف ۷۰ میل تک بڑھ آئے ہیں۔

امرتسر ۳ اپریل۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۲ آنے سے ۲ روپے ۱۰ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۹ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے سے ۸ روپے تک روئی ۱۱ روپے ۴ آنے سونا ۳۵ روپے ۱۴ آنے۔ چاندی ۵۰ روپے ۳ آنے ململ ۲۶/۷ ۳۳ (۲۰ گز) ۴ روپے ۳ آنے۔ ۲۶/۲ ۹ ۳ روپے ۴ آنے ۲۷/۲ ۹ ۳ روپے ۵ آنے، ۲۶/۲ ۱۲ روپے ۳ آنے ہے۔

برلن ۳ اپریل۔ برطانوی سفیر مقیم برلن نے کل جرمن وزیر خارجہ ہر فان ربن ٹراپ کو اطلاع دی۔ کہ برطانیہ آسٹرین سفارت کو قونصل خانہ میں تبدیل کر دے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ برطانیہ نے آسٹریا پر جرمنی کے قبضہ کو تسلیم کر لیا ہے۔

ہنکاؤ ۳ اپریل۔ چین کی مقتدر سیاسی پارٹی کومنٹانگ کے ایک خاص اجلاس میں مارشل چیانگ کائی شک کو آمرانہ اختیارات دیدیئے گئے۔

لاہور ۳ اپریل۔ پنجاب کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے ۲۳ ممبر مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان ممبروں نے سکرٹری کے نام ایک مکتوب ارسال کر کے ظاہر کیا ہے۔ کہ پنجاب کانگرس سوشلسٹ پارٹی میں فرقہ پرستی پھیل گئی ہے۔ ہم نے اس کو زائل کرنے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوئے۔

بنوں ۳ اپریل بنوں سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ریلوے سٹیشن بنوں کے قریب جو بم پھٹا۔ وہ ایک گہری سازش کا نتیجہ تھا۔ چنانچہ کالا باغ بنوں ریلوے کو اڑانے کی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن بم گاڑی سے نصف گھنٹہ پہلے پھٹ گیا کیونکہ ایک راہگیر کو اس بم سے ٹھوکر لگ گئی۔ جس کے جسم کے پرزے پرزے اڑ گئے۔

سارا گوسا ۳ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنرل فرینکو شہر گنڈیسا میں داخل ہو گیا ہے۔ جو ساحل سمندر سے صرف ۲۵ میل دور ہے۔

نئی دہلی ۳ اپریل کل کارخانہ داروں کی ایک آل انڈیا جماعت کے پانچویں سالانہ اجلاس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے مسٹر جی۔ ڈی برلا نے کہا۔ کہ صنعتی لحاظ سے امن اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے، جب کہ مزدوروں کی خالص انجمنیں قائم ہو جائیں۔ لیکن بعض جگہ ایسی انجمنیں قائم ہیں۔ جو مزدوروں کی نمائندگی کے دعووں کے باوجود انقلابی مقاصد کے لئے ان سے سوء استفادہ کرتی ہیں۔

کلکتہ ۳ اپریل۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آسام میں اتحادی وزارت مرتب کرنے کی اجازت دیدی ہے آسام اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ آسام اسمبلی ۱۰۸ ارکان پر مشتمل ہے۔ جن میں ۳۶ کانگرسی ارکان ہیں۔ کانگرس پارٹی پندرہ ارکان کی حمایت و تائید کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ ان پندرہ میں سے ۹ مسلمان اور ۶ غیر کانگرسی ارکان ہیں۔ اگر پارٹی مزید ارکان کی تائید حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ تو یقین ہے کہ کانگرسی وزارت مرتب ہو جائے گی۔

مدراس ۳ اپریل۔ حکومت مدراس نے گورنمنٹ کالجوں کے پرنسپلوں کے نام ایک سرکلر جاری کر کے انہیں ہدایت کی ہے۔ کہ طلباء کے داخلہ کے وقت غیر برہمنوں خصوصاً ہریجنوں اور دوسری اقلیتوں کے طلباء کے تناسب کا خاص خیال رکھا کریں۔

ناگپور ۳ اپریل۔ سی پی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے ۴۴ ارکان نے جو سیاسی قیدیوں کے مسئلہ پر مسٹر شریف وزیر قانون سے اتفاق نہیں رکھتے اپنی الگ پارٹی بنائی ہے۔

کلکتہ ۳ اپریل۔ گذشتہ شب بنگال اسمبلی کے کانگرسی ممبران نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے متعدد ارکان سے ملاقات کی۔ جس کے دوران میں بنگال میں اتحادی وزارت بنانے کے سوال پر گفتگو ہو گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کانگرسی ممبروں نے بتایا۔ کہ اسمبلی کی کانگرس پارٹی پرجا پارٹی کو اپنے ساتھ ملا کر قطعی اکثریت حاصل کر سکتی ہے۔ ورکنگ کمیٹی نے ابھی قطعی فیصلہ نہیں کیا۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اتحادی وزارت کی اجازت دیدی جائے گی۔

لاہور ۳ اپریل۔ آج تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں ۵۳ نیلی پوش رضا کار سول نافرمانی کرتے ہوئے گرفتار کئے گئے مجلس اتحاد ملت نے اعلان کیا تھا۔ کہ نیلی پوش

... احمد ... قادیان ... پرنٹر ... ضیاء الاسلام پریس قادیان میں ... چھپا اور قادیان ... سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی